توہینِ رسالت پر مبنی کارٹونوں کی اشاعت اور اس پر مسلمانوں کے ردِعمل کے تناظر میں

امت مسلمہ کے لئے قرآنی لائحہ عمل

سورۃ الصّف کی روشنی میں

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں‘ امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب کے 17 فروری 2006ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

سورۃ الصّف کی آیات 8 تا 14 کی تلاوت اور خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا: حضرات! ڈنمارک کے اخبار میں توہین رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت انتہائی گھناؤنی حرکت ہے۔ بجائے اِس کے کہ اس ناپاک جسارت پر معذرت کی جاتی‘ حددرجہ ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُسے اظہار رائے کی آزادی کا نام دیا جا رہا ہے۔ یورپی یونین‘ امریکہ اور اسرائیل نے ڈنمارک کے اِس اقدام کی کُھل کر تائید کی اور اُس سے اظہار یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ آزادئ صحافت کے معاملے میں کوئی دباؤ قبول نہ کیا جائے۔ حالانکہ یہ آزادئ صحافت کا نہیں دوسروں کے مذہبی جذبات کو بھڑکانے کا معاملہ ہے۔ اور یورپی اقوام کے دساتیر اور اقوام متحدہ کے چارٹر میں یہ بات شامل ہے کہ کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ڈنمارک سے اظہار یکجہتی کے ساتھ ساتھ مغربی دنیا کے دیگر چالیس ممالک میں اِن دل آزار کارٹونوں کی اشاعت سے یہ بات عیاں ہوگئی ہے کہ یہ کارروائی حقیقت میں اسلام کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے‘ جو نئی صلیبی جنگوں کا مظہر ہے۔ اِس سے واضح ہوگیا ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں مسلمانوں کے دینی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لیے تمام حدود پھلانگنے کو تیار ہیں۔ قبل ازیں گوانتاموبے کے امریکی عقوبت خانے میں قرآن مجید کی توہین کی گئی‘ اور بھی کئی مقامات پر جہاں جہاں امریکہ قابض ہے‘ اور مسلمان اُس کی قید میں ہیں‘ اُن کو ذہنی اذیت پہنچانے کے لیے دیگر ہتھکنڈوں کے ساتھ ساتھ توہین قرآن حکیم کا حربہ آزمایا گیا ہے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور مغربی ممالک کے متعصّبانہ ردِعمل کے نتیجہ میں عالم اسلام میں بیداری آ رہی ہے۔ حکومت پنجاب کے اہم عہدیدار جناب مواحد حسین شاہ کا یہ کہنا بجا ہے کہ ”اب مسلمان جاگ اُٹھا ہے۔ اِس شیر کو جگا دیا گیا ہے۔“ اِسی بیداری کا مظہر پوری دنیا میں اہل اسلام کے احتجاجی مظاہرے ہیں۔ حکومتی سطح پر بھی بعض مسلمان ممالک نے پُرزور احتجاج کیا ہے۔ ایران‘ شام اور سعودی عرب نے سفارتی نمائندوں کو واپس بلا لیا‘ سعودی عرب میں تو ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ بھی کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہماری حکومت کو جو کچھ کرنا چاہیے تھا اُس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا۔ بہرحال دنیا بھر میں مسلمان بیدار ہو رہے ہیں اور بقول اقبال ؒ

”مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفانِ مغرب نے“

ہمارے ہاں عوامی سطح پر احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ اگرچہ دیر سے شروع ہوا ہے‘ مگر عوام نے اس ناپاک جسارت کے خلاف کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے‘ تاہم اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اِن مظاہروں میں ہونے والی توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ انتہائی قابل مذمت ہے۔ اس سے عالمی سطح پر پاکستان کا امیج خراب ہوا ہے۔ ہمارا ملک پہلے ہی سازشوں کی زد میں ہے۔ بلکہ یہ سازشی ایجنسیوں کی سب سے بڑی چراگاہ ہے۔ اِس سے مغرب کو مسلمانوں کے خلاف مزید پروپیگنڈہ کا موقع مل رہا ہے۔ یہ ہماری حکومت کی شدید نااہلی کا ثبوت بھی ہے‘ اِس لیے کہ حکومت نے اپنا فریضہ ادا نہیں کیا۔ جن لوگوں نے ٹی وی پر ان

مظاہروں کی رپورٹ دیکھی ہے' وہ بتاتے ہیں کہ کچھ چھوکرے آئے۔ انہوں نے توڑ پھوڑ شروع کر دی مگرانہیں فری ہینڈ دیا گیا۔ پولیس دیکھتی رہی مگر اُس نے کچھ نہ کیا۔ اب کوشش کی جارہی ہے کہ اِس کا الزام دینی جماعتوں پر دھرا جائے لیکن یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ یہ دینی جماعتوں کی کارروائی نہیں ہے بلکہ اِس میں کچھ اورعناصر ملوث ہیں جو اسلام اور پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اِس صورتحال میں کرنے کا اصل کام کیا ہے؟ کیا محض عوامی سطح پر احتجاجی جلسے' جلوس اور مظاہرے کیے جائیں اور بس' یا اِس سے بڑھ کر کرنے کا کام کچھ اور ہے۔ ستاون مسلم ممالک کی حکومتوں کو کیا کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہماری دینی جماعتوں کو کیا کرنا چاہیے۔ اِس صورتحال کے تدارک کے لیے جوش سے زیادہ ہوش کی ضرورت ہے۔ ایک لائحہ عمل طے کیا جانا ضروری ہے۔ ہاں جب غور وفکر کے بعد لائحہ عمل ترتیب دے لیا جائے تو اُس پر عمل کے لیے جوش وجذبہ درکار ہے۔

اس لائحہ عمل کے سلسلہ میں پہلی اور اصولی بات یہ ہے کہ توہین رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت اور قبل ازیں امریکہ کے زیر انتظام جیلوں میں قرآن مجید کے ساتھ انتہا درجہ کا توہین آمیز سلوک حقیقت میں اللہ کے برگزیدہ رسول ﷺ اور اُس کی کتاب مبین کی توہین نہیں بلکہ امت مسلمہ کی رسوائی ہے' میری اور آپ کی بے توقیری ہے۔ اگر کوئی آسمان پر تھوکے تو آسمان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا' اُس کی رفعت اور عظمت پر کوئی دھبہ نہیں ڈال سکتا۔ اُس کا نقصان اُسی کو ہوگا۔ مغرب کو اس کا نقصان یہ ہوا کہ اِس ناپاک جسارت سے اُس کی نام نہاد رواداری اور مذہبی آزادی کی حقیقت آشکارا ہوگئی ہے۔ وہ روشن خیالی اور رواداری جس کے لیے ہمارے سیکولر حکمران انہی ممالک کو ماڈل کے طور پر پیش کر رہے ہیں' جس کے لیے نصاب تعلیم سے جہاد وقتال سے متعلقہ آیات قرآنی کو نکال رہے ہیں' مشرکین اور یہود ونصاریٰ کی عداوت اور دشمنی کے بیان پر مبنی آیات کو کھرچ رہے ہیں۔ معلوم ہوگیا ہے کہ رواداری کے حوالے سے اُن کا طرزِ عمل کس قدر گھناؤنا اور متعصّبانہ ہے۔

رواداری کی حقیقی تعلیم تو دین اسلام نے دی ہے۔ اس نے دوسروں کے مذہبی جذبات کا اِس درجہ خیال رکھا ہے کہ اہل اسلام کو اُن کے جھوٹے خداؤں یعنی بتوں کو بھی گالیاں دینے سے منع کیا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ...... ﴾ (انعام: 108)

''اور جن لوگوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں اُن کو بُرا نہ کہنا' کہ یہ بھی کہیں اللہ کو بے ادبی سے' بے سمجھے بُرا نہ کہہ بیٹھیں۔''

تاریخ گواہ ہے کہ اہل اسلام نے غیر مسلموں کے جان' مال' عزت وآبرو اور عبادت گاہوں کی اُسی طرح حفاظت کی جیسے مسلمانوں کے جان' مال اور مساجد کا تحفظ کیا۔

یہ کیسی رواداری ہے کہ دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی' مگر نہ تو اِس پر معافی مانگی گئی اور نہ ہی مغربی دنیا میں کہیں اس کے خلاف کوئی صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اس سے یہ بھی واضح ہوگیا ہے کہ دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کی حیثیت اور وقعت اُن کی نظر میں چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہے۔ اُن کی ہمتیں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ جیسے چاہو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرو' اس لیے کہ اُن میں کوئی دم خم نہیں ہے۔

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

آج ہماری حالت اُس حدیث رسول ﷺ کے عین مطابق ہے جس میں آپؐ نے فرمایا: عنقریب غیر مسلم قومیں تمہاری سرکوبی کے لیے ایک دوسرے کو بلائیں گی اور (پھر وہ سب مل جل کر) دھاوا بول دیں گی' جیسا کہ بہت سے کھانے والے افراد ایک دوسرے کو بلا کر دسترخوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: حضور! کیا اس وقت ہماری تعداد تھوڑی ہوگی؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ اس وقت تم تعداد میں بہت کثیر ہوگے' لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے کوڑا کرکٹ اور جھاگ سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہوگا کہ دشمن قوموں کے دل سے تمہارا رعب ختم ہو جائے گا اور تمہارے دل ''وَھن'' کا شکار ہو جائیں

گے۔کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! ''وَھْن'' کسے کہتے ہیں؟ آپ ؐ نے فرمایا: دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔

ظاہر ہے کہ جب دنیا اور اُس کا مال و متاع ہی انسان کی محنت و مشقت کا ہدف بن جائے تو پھر دین کی گواہی اور اُس کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کا نصب العین ذہن میں کیسے آ سکتا ہے۔ ایسے انسان کے ذہن میں یہ بات آ ہی نہیں سکتی کہ

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت' نہ کشور کشائی

پھر مسلمان کفار کا تر نوالہ کیوں نہ بنیں گے۔

ذرا سوچئے! ایک وقت وہ تھا جب مسلمانوں کے دبدبے کا یہ عالم تھا کہ سرزمین سندھ میں ایک مسلمان خاتون کی حرمت پامال ہوئی۔ اُس نے دہائی دی۔ جب اُس کی فریاد دربارِ خلافت تک پہنچی تو سترہ سالہ نوجوان جرنیل محمد بن قاسم کی قیادت میں ایک فوج بھیجی گئی جس نے راجہ داہر کو ہٹ دھرمی کا مزہ چکھا دیا تھا۔ اِس سے دنیا کو یہ پیغام ملا تھا کہ مسلمانوں کو کوئی بھی میلی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ ایک آج کا دور ہے کہ مسلمانوں کی بے حمیتی کا یہ حال ہے کہ ہماری محبوب ترین ہستی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فداہ ابی و امی کی حرمت پر انتہائی رکیک حملے کئے جا رہے ہیں اور مسلمان حکمرانوں میں اتنی جراٴت بھی نہیں کہ اِن ممالک سے سفارتی تعلقات ہی منقطع کر لیں۔ یاد رکھئے! اگر اللہ تعالیٰ نے کل مسلمانوں کو سربلندی عطا کی تھی' تو سربلندی و کامرانی کا وعدہ اب بھی قیامت تک کے لیے ہے' بشرطیکہ ایمان و یقین کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔

﴿اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾﴾ (آل عمران)

''اگر تم مومن ہوئے تو تم ہی سربلند ہو گے''

اصل بات یہ ہے کہ جب ہم اپنا مشن بھول گئے' دنیا کی زندگی اور اُس کی زیب و زینت کو اپنا مقصدِ حیات بنا لیا' تو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت سے محروم ہو گئے ہیں۔

برادرانِ اسلام! یہ بات طے شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالآخر اپنے دین کو غالب کرنا ہے' اگرچہ مشرکین اور کفار کو یہ کتنا ہی ناگوار گزرے' اگرچہ کفریہ طاقتیں' خاص طور پر اُن کے سرخیل یہود توحید کے چراغ کو گل کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں۔ چنانچہ سورۃ الصّف میں فرمایا:

﴿يُرِيۡدُوۡنَ لِيُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوۡرِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸﴾﴾

''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا' چاہے کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔''

بقول شاعر

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

چنانچہ اگلی آیت میں یہی بات نبی اکرم ﷺ کے مقصدِ بعثت اور مشن کے طور پر بیان کی گئی ہے۔ فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۹﴾﴾

''وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسول ﷺ کو ''الہدیٰ'' اور دینِ حق کے ساتھ' تاکہ وہ اُسے کل نظامِ اطاعت پر (تمام ادیان پر) غالب کر دے' چاہے مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار گزرے''

سوال یہ ہے کہ اللہ کا دین' کل روئے ارضی پر کیسے غالب ہو گا۔ نبی ﷺ کا یہ مشن کیسے پورا ہو گا' یہ کام معجزانہ طور پر نہیں ہو گا' بلکہ اسلام کے عالمی غلبہ کے لیے ایک جان گسل محنت اور مجاہدہ ضروری ہے۔ مسلمانوں کو اِس راہ میں آنے والے تمام مشکل مراحل سے گزرنا پڑے گا' اُن کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ہو گا۔ اگر

آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو اِس راہ میں سخت اذیت ناک مراحل سے گزرنا پڑا تب جا کر جزیرۂ نماعرب میں اللہ کا دین غالب ہوا' تو یہ کیسے ممکن ہے کہ محض خواہشات اور تمناؤں سے اسلام غالب ہو جائے اور مسلمانوں کو شان و شوکت نصیب ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اگلی آیات میں عذاب الیم سے چھٹکارا پانے اور دنیا میں سربلندی کے لیے مسلمانوں کو ایمان و یقین کی پختگی اور غلبہ دین کی خاطر جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کا لائحہ عمل دیا گیا ہے۔ فرمایا:

﴿یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَیُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَھَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾﴾

''مومنو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ' اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جس میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات ہیں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں' داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو یعنی تمہیں خدا کی طرف سے مدد نصیب ہوگی اور فتح عنقریب ہوگی اور مومنوں کو اس کی خوشخبری سنا دو۔''

قرآنی لائحہ عمل میں پہلی بات ہے: ﴿تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ﴾ یعنی ''اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر پختہ یقین رکھو' مطلب یہ ہے کہ تمہارا دعویٰ ایمان محض زبانی نہ ہو بلکہ عمل سے اُس کی تصدیق بھی ہوتی ہو۔ تمہارے اعمال گواہی دیتے ہوں کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب اور اُس کے رسول ﷺ کو اللہ کا رسول مانا ہے۔ اگر عملاً اسوۂ رسول ﷺ سے تمہارا کوئی ناطہ ہی نہ ہو' بلکہ سنت کا استہزا کرتے رہو تو تمہارا عشق رسول ﷺ کا دعویٰ اللہ کے ہاں قبول نہیں کیا جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ﴿تُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ﴾ یعنی ''اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور جانوں سے جہاد کرو۔'' عذاب الیم سے چھٹکارا پانے اور نبی ﷺ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے لازمی شرط یہ بھی ہے کہ تمہیں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہوگا۔ تمہیں اپنے مال بھی خرچ کرنا ہوں گے اور اپنے اوقات' اپنی صلاحیتیں اور جسم و جان کی توانائیاں بھی لگانی ہوں گی۔

تیسری بات یہ بھی ذہن میں رہے کہ ﴿ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ یعنی ''یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو تو'' اللہ کی راہ میں جب بھی جہاد اور قربانی کا تقاضا آتا ہے' انسان کے ذہن میں فوراً یہ وسوسہ آتا ہے کہ اگر میرے جسم و جان کی ساری توانائیاں غلبہ دین کی جدوجہد میں لگ گئیں تو میرا کاروبار کیسے ترقی کرے گا' میں بچوں کو تعلیم کیسے دلواؤں گا' وغیرہ۔ فرمایا' ایسا نہ سوچو' دین کی راہ میں جدوجہد تمہارے لیے سب سے بہتر راستہ ہے۔

آگے دنیا و آخرت میں اس پختہ ایمان اور مجاہدہ فی سبیل اللہ کی جزا بیان کی جا رہی ہے۔ اگر تم ایسا کرنے لگو تو آخرت میں اس کا اجر یہ ہے کہ ﴿یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَیُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝﴾ ''وہ (اللہ) تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تمہیں جنت میں داخل کر دے گا' جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ ہے بڑی کامیابی''

دنیا کا اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح و نصرت اور کامرانی عطا فرمائے گا ﴿وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَھَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝﴾ ''اور ایک اور چیز جس کو تم چاہتے ہو یعنی اللہ کی طرف سے تمہیں مدد نصیب ہوگی اور فتح حاصل ہوگی اور (اے نبیؐ) مومنوں کو اس کی خوشخبری سنا دو۔''

پس معلوم ہوا کہ آخرت میں کامیابی کے ساتھ ساتھ دنیا میں سربلندی اُسی صورت ممکن ہے جب اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہو۔ اور ایسا تب ہی ممکن ہے جب ہم اُس کے بتائے ہوئے لائحہ عمل کو اختیار کریں' اُس کی اطاعت بجا لائیں اور غلبۂ دینِ حق کی جدوجہد میں اپنی جان' مال اور صلاحیتوں کی قربانی دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِس لائحہ عمل کے بیان کے فوراً بعد مسلمانوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ اللہ کے مددگار بنیں۔ یعنی نبی ﷺ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے اپنا سب کچھ راہ خدا میں لگا دیں۔ فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ...... ﴿۱۴﴾﴾

''مومنو! اللہ کے مددگار بن جاؤ' جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا کہ بھلا کون ہے' جو اللہ کی طرف بلانے میں میرا مددگار ہو' حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔''

سورۃ محمد ﷺ میں یہی بات دوسرے انداز سے کہی گئی ہے' فرمایا کہ اگر تم مضبوطی واستحکام چاہتے ہو' تو اللہ کی مدد کرو یعنی اُس کے دین کے غلبہ اور احقاق حق کی خاطر جدوجہد کرو' اللہ تمہارے پاؤں جمادے گا۔ فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾﴾

''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا' اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

ہماری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ توہین رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت حقیقت میں ملّت اسلامیہ کی رسوائی اور توہین ہے اور یہ دراصل اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہماری بداعمالیوں کے باعث امتِ مسلمہ اِس وقت اللہ کی طرف سے ذلت ومسکنت کے عذاب میں گرفتار ہے۔ مسلمانوں کی اِس رسوائی سے نجات کا اصل ذریعہ رجوع الی اللہ ہے۔ چنانچہ جہاں یہ ضروری ہے کہ

☆ اِس ناپاک جسارت پر اپنے جذبات کے اظہار کے لیے توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ سے اجتناب کرتے ہوئے پرامن' موثر احتجاجی مظاہرے کئے جائیں۔

☆ شنیع حرکت کے مرتکب ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔

☆ ریاستی سطح پر مسلمان ممالک فوری طور پر ڈنمارک سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کریں۔

☆ دیگر ممالک سے بھی جہاں یہ توہین آمیز خاکے چھاپے گئے ہیں' سفارتی سطح پر سخت ترین احتجاج کیا جائے۔

☆ معافی نہ مانگنے کی صورت میں ''تیل کا ہتھیار'' استعمال کیا جائے۔

وہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ اِس صورتحال کا اصل علاج یہ ہے کہ:

☆ مسلمانانِ عالم اپنے گناہوں پر سچی توبہ کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اپنے ایمان و یقین کو پختہ کریں۔ احکام شریعت پر عمل کریں اور یہود و نصاریٰ کے طرز زندگی کو کلیۃً ترک کردیں۔

☆ اللہ کے دین کی سربلندی اور نبوی ﷺ مشن کی تکمیل کے لیے اپنے آپ کو وقف کردیں۔ اس کے لیے اپنی جان' مال' صلاحیتوں اور اوقات کی قربانی دیں' تاکہ اللہ کا کلمہ سربلند ہو' فرزندانِ توحید آخرت میں کامیاب و کامران ہوں اور دنیا میں بھی انہیں عزت ووقار اور قوت حاصل ہو۔

(مرتب: محبوب الحق عاجز)